اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

187

ٹیلیفون نمبر ۹۱

[illegible]

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر۔ غلام نبی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

[illegible]

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم یک شنبہ

جلد ۲۸	۲۷ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش	۲۴ رمضان ۱۳۵۹ ھ	۲۷ اکتوبر ۱۹۴۰ ء	نمبر ۲۴۵

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

اس سال تحریک جدید کے وعدوں اور پھر ایفاء میں کسی قدر سستی نظر آنے کی وجہ سے میں نے جماعت کو خاص طور پر اس کے ازالہ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مخلصین نے توجہ کی۔ معذور اور کمزور توجہ نہ کر سکے۔ نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ باوجود بعض مخلصوں کی قابلِ قدر قربانیوں کے اس سال کی وصولی گزشتہ سال سے بہت کم ہے۔ اور اس وقت تک کل ساٹھ فیصدی چندہ وصول ہوا ہے؛

خصوصاً ستمبر کے شروع سے تو وصولی میں بہت ہی کمی آگئی ہے۔ شائد دوستوں نے سمجھ لیا۔ کہ جو فہرست میرے سامنے پیش ہونی تھی۔ ہو چکی۔ اب ان کو جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ غالباً وہ بھول گئے۔ کہ ایک میرا بھی سردار ہے۔ اور اس کے سامنے ہر لحظہ مخلصین کی فہرست پیش ہوتی رہتی ہے۔ اگر وہ اس کی عظمت کو پوری طرح سمجھتے۔ تو اس طرح ہمت ہار کر نہ بیٹھ جاتے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ:۔

۱۔ جسے کسی سال میں اتفاقاً پہلا نمبر نہ ملے۔ اس کا دوسرے نمبر کے حصول کی کوشش نہ کرنا اپنے نفس سے دشمنی ہے۔ اگر کسی کو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری حاصل نہیں ہوتی۔ تو وہ تحصیلداری کی کوشش کرتا ہے۔ تمام دنیاوی کاموں میں یہ جدوجہد جاری ہے۔ پھر دین میں دوسرے درجہ کے حصول سے بے پروائی کہاں کی عقلمندی ہے۔

۲۔ اگر معذوری سے آپ پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو اللہ تعالےٰ کی فہرست میں آپ پھر بھی پہلی فہرست میں آجائیں گے۔ بشرطیکہ اب سستی سے کام نہ کریں۔

۳۔ اگر آپ سستی سے وعدہ ادا نہیں کر سکے۔ تو اب اسے پورا کر کے توبہ اور استغفار کے ذریعہ سے اپنی غلطی کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اب بھی سستی جاری رہی۔ تو اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے؛

۴۔ آپ ایک برگزیدہ الٰہی کی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاوّلون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے

۵۔ اگر آپ وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ تو خاص طور پر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے دوسرے بھائیوں کو بھی وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے؛

۶۔ اگر آپ تحریک کے عہدہ دار ہیں۔ تو آج ہی سے دوسرے مخلصین کی امداد سے بقایوں کی وصولی پر لگ جائیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی نصرت آپ کے اور آپ کے خاندان کے شاملِ حال ہو؛

۷۔ کوشش کریں۔ کہ آپ کے علاقہ کے سب لوگوں کا وعدہ اکتوبر میں پورا ہو جائے؛

اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو توفیق دے۔ کہ آپ سلسلۂ احمدیہ کے مخلص خادم ہوں۔ اور کمزور اور غافل نہ ہوں؛

خاکسار۔ میرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ اخاء ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت گو پہلے سے اچھی ہے۔ مگر پاؤں میں تا حال نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ آج خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔ جس میں روزوں کے متعلق ضروری امور بیان فرمائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے درد نقرس میں آج قدرے افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج دوپہر پھر ضعف قلب کا دورہ ہوگیا۔ مگر اس وقت خدا کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت تا حال علیل ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔ الحمد للہ

مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری کشمیر سے واپس آ گئے ہیں۔

رمضان المبارک کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر یوم من شعبان فقال یا ایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعاً من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادّی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادّی سبعین فریضۃ فیما سواہ (بیھقی فی شعب الایمان)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک خطبہ سنایا۔ جس میں فرمایا۔ اے لوگو تم پر ایک بہت ہی عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے۔ وہ ایسا مہینہ ہے۔ کہ اس میں ایک رات ہے۔ جو ہزار مہینوں کی راتوں سے بھی افضل ہے۔ خدا نے اس مہینے میں روزے رکھنے فرض کئے ہیں۔ اور رات کا قیام کرنا نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں نفلی نیکی کرے۔ وہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اس نے اور دنوں میں فرض ادا کیا۔ اور جو اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے۔ وہ ایسا ہوگا گویا اس نے اور دنوں میں ستر فریضے ادا کئے ہیں۔

لنڈن میں تبلیغ اسلام

ایک انگریز مرد اور ایک خاتون کے اسلام قبول کرنے کا اعلان

مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ

لنڈن پر ہوائی حملے بدستور جاری ہیں۔ سکاٹ لینڈ یونیورسٹی کی ایک طالبہ مس ووائٹ لو (Miss Whitelaw) اور مسٹر فیرشا (Mr. Fareshaw) نے اسلام قبول کیا ہے۔ الحمد للہ

تمام ممبران جماعت احمدیہ بخیر و عافیت ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

ضمیر مشرق و مغرب میں انقلاب

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

ضمیر مغرب ضمیر مشرق ہے دونوں میں ذوق مشرکانہ
خدا کو بھولے ہیں دونوں یکسر روش ہے سب کی ملحدانہ
حریف ایماں ہیں ان کے شاعر حریف ایماں ہیں انکے لیڈر
بنے ہیں یہ صید خود پرستی۔ بلند دعوے ہیں ماکرانہ
غلامیٔ نفس امارہ نے غلام قوم ان کو کر دیا ہے۔
جو چال چلتے بھی ہیں تو الٹی سمجھتے ہیں اس کو شاطرانہ
کوئی یہ پوچھے کہ قوم سن انقلاب آپ نے کیا کیا؟
مٹے خدایان خانقاہی؟ چھٹا کوئی سنگ آستانہ؟
مٹا دیئے پیر و مقبرے کیا؟ اجاڑ دیں گدیاں بتاؤ؟
حقیقی مسلم جہاں میں بنتے کہاں ہے؟ ہے کیئے وہ کارخانہ
تعلیاں ہیں یہ شاعری کی بنے ہیں حضرت خضر طریقت
سلامت اب تک "قلندری" ہے ہو سامرانہ کہ ساحرانہ
خدا فریبی کہ خود فریبی ہے آپ کی قوم کا یہ طغرا
مٹا سکے آپ اسے نہ ہرگز گذر گیا آپ کا زمانہ
عمل! عمل وہ جو برمحل ہو خدا کی نعمت ہے میرے بھائی
کسی کو عامل بنایا ہوتا کہ مٹتا تقدیر کا بہانہ
خدا نے مصلح جسے بنایا وہی تھا مصلح وہی تھا حافظ
عمل کی دنیا بسائی اس نے ہوا حقیقت جو تھا فسانہ
بدل دیا دل دماغ اس نے بدل دیا حال قال اس نے
ضمیر مغرب ضمیر مشرق میں پھونکی وہ روح مومنانہ
بنایا اس نے نیا فلک اور نیا خدا اور نئی خدائی
نئے فرشتے نئے بشر اور نئی زمیں اور نیا زمانہ
فلک کے دروازے کھل گئے سب خدا کی رحمت زمیں پہ اتری
خدا کے بندوں میں اور خدا میں ہوا نیا ربط دوستانہ
بنائی احمد نے قوم ایسی فدا ہے جو نام پر خدا کے
فرشتے خوشخبریاں سناتے ہیں اس کو روزانہ و شبانہ
حقیقی اسلام بے کے نکلے خدا کے یہ من چلے فرشتے
اشاعت دین کر رہے ہیں مصیبتیں سہکے صابرانہ
بہاریں قربان ہو رہی ہیں فضائے گلزار احمدی پر
بسی ہوئی پھولوں سے ہوائیں چلی ہیں ہر سمت والہانہ
ہزاروں آزادیاں ہیں قرباں اسیر حسن محمدی پر
زہے اسیری کہ شاخ طوبےٰ پہ گوہر اسکا ہے آشیانہ

درخواست ہائے دعا

(۱) مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ کی لڑکی آٹھ ماہ سے بعارضہ بخار کھانسی بیمار ہے (۲) ڈاکٹر سلطان علی خان صاحب ماڑی بوچیاں کا لڑکا رشید احمد خان بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار اور سول ہسپتال گورداسپور میں زیر علاج ہے (۳) مولوی غلام نبی صاحب گوجرانوالہ کی لڑکی زینب صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ (۴) شیخ نسیم اللہ صاحب پٹیالہ بیمار ہیں۔ (۵) بھانوال ضلع سیالکوٹ میں ہندو مسلم فساد ہوا تھا جس میں دو مسلمان قتل اور کئی زخمی ہوئے تھے اس کا فیصلہ ہونے والا ہے اس میں مسلمانوں کی کامیابی کے لئے (۶) مولوی جلال الدین صاحب سکنہ چک فتو وال ضلع لائل پور اور سید محمد غنی صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ نرینہ اولاد کے لئے مستدعی دعا ہیں (۷) حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی خادمہ سردار بیگم صاحبہ بعارضہ فالج شدید بیمار ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمازِ تہجد اور مقامِ محمود

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(۴)

اللہ تعالیٰ نے وبالاسحار ھم یستغفرون کے اشارہ میں مومنوں کے اوصافِ حمیدہ کے متعلق یہ بات بھی قابلِ تعریف ذکر کی ہے کہ وُہ سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں۔ اسحار جو جمع کا صیغہ اور سحر کی جمع ہے۔ اسے ذکر کرنے سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وُہ ایک دفعہ یا کبھی کبھی اتفاقی طور پر سحری کو استغفار نہیں کرتے۔ بلکہ علے العموم ان کی عادت ہے۔ کہ وظیفہ عمل کے طور پر وہ ہر سحری کو استغفار کرتے ہیں۔

(۵)

استغفار کے لئے قرآن اور احادیثِ نبویہ میں مختلف الفاظ مذکور ہیں۔ قرآن کریم میں استغفار کا جہاں رسُولوں کی تعلیم میں ذکر کیا ہے۔ وہاں استغفار کے ساتھ توبہ کو عموماً لازمی قرار دیا ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر اس کا نمونہ سورہ ہُود میں پایا جاتا ہے جہاں قوم کو مخاطب کرتے ہُوئے حضرت ہُود نے فرمایا۔ یٰقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ۔ اور حضرت صالحؑ نے فرمایا استغفروہ ثم توبوا الیہ۔ اور حضرت شعیب نے فرمایا استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ۔ استغفار کے ساتھ توبہ کی تعلیم اس لئے دی۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فیوض کی روک دوُ طرح ہوتی ہے۔ ایک قضاء و قدر کے ماتحت دُوسرے انسان کے اپنے بد اعمال کے باعث۔ استغفار کے لفظ سے خدا تعالیٰ کی تمام صفات کے فیوض کا طلب کرنا ہے۔ جن کے ذریعے انسان کامل عبد ہو کر اس مرتبہ کمال کو حاصل کر لیتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے قرب و وصل سے تعلق رکھتا ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو خدا تعالیٰ کی مظہریتِ تامہ کا خلعت عطا کیا جاتا ہے۔ اور توبہ کے لفظ سے ان فیوض کا مورد ہونے کے لئے ان تمام گندے عقائد۔ اور اعمالِ بد اور اخلاقِ

قبیحہ سے اپنے نفس کو۔ اپنے دل کو۔ اور اپنی رُوح کو پاک کرتا ہے۔ نبی صدیق۔ شہید اور صالح کا استغفار اور توبہ جنتیوں کے استغفار کی طرح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۂ تحریم میں فرماتا ہے۔ ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا۔ یعنی ہمارا نوُر کامل کر۔ اور ہماری مغفرت فرما۔ یعنی موجُودہ درجاتِ نورانیہ سے ہمیں اور بلند درجات کی طرف ترقی بخش۔ تو گویا جنتیوں کی مغفرت ترقئ مدارج کے لحاظ ہوگی۔ اور مدارج روحانیہ کی ترقیات کی چونکہ خدا تعالیٰ کے ہاں کوئی انتہا نہیں۔ اس لئے مومنوں کی ترقیات کا سلسلہ بھی لا انتہا ہی ہوگا۔

(۶)

استغفار کے فوائد تو اتنے ہی ہو سکتے ہیں۔ جس قدر کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض لیکن بعض کا ذکر قرآن کریم میں بطور نمونہ فرمایا گیا ہے۔ جو حسبِ ذیل ہے۔ سُورہ نوحؑ میں آیت فقلت استغفروا ربکم کے اندر آسمانی برکات جن میں روحانی فیوض کی بارشوں کے علاوہ خشک سال کے دفاع کے لئے موسمی بارشیں بھی نازل ہوتی ہیں۔ کئی طرح کے حلال اموال کی خدا سے مدد ملتی ہے کم از کم تین نیک اور صالح فرزند عطا ہوتے ہیں۔ دُنیا اور آخرت میں جنتی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ سورۂ ہُود میں آیت یٰقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرارا ویزدکم قوۃ الیٰ قوتکم کے اندر قول حضرت ہود میں علاوہ آسمانی فیوض کی بارش کے ہر قسم کے ضعف کو دُور کر کے قوت عطا کرنا۔ پھر ہر قسم کی نیکی کی قوت کو ترقی پر ترقی دینے کا فیض بخشنا۔ اور اسی سورۂ ہود میں حضرت صالحؑ کے قول میں فرمایا ہے۔ استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ ان ربی قریب مجیب۔ اس آیت میں استغفار اور توبہ کا فائدہ یہ بتایا ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ دُعاؤں کو کثرت سے

قبول کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا مکالمہ مخاطبہ نصیب ہوتا ہے جس سے خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو اس کے سوال کا جواب عطا فرماتا ہے۔ اور اسی سورت میں حضرت شعیب کے قول میں فرمایا ہے۔ واستغفروا ربکم ثم توبوا الیہ ان ربی رحیم ودود۔ یعنی استغفار سے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر بار بار رحم فرماتا ہے۔ اور اس کے اعمال اور اس کی سبھی محنتوں کو مثمر اور بارآور بناتا ہے۔ علاوہ اس کے خدا تعالیٰ اس سے اپنے بندہ سے حد درجہ کا پیار کرتا ہے۔ کہ جس پیار کی دُنیا میں کہیں بھی نظیر نہیں ملتی۔ حدیث میں آیا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔ یعنی توبہ سے انسان گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے۔ کہ گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب نور القرآن میں استغفار کا فائدہ انسانی روح کی اصلاح اور تربیت کے لئے ایسا فرمایا ہے۔ جیسے درختوں کے لئے پانی اور جس طرح پانی نہ ملنے سے درخت خشک ہو جاتے ہیں اور خشک ہو کر بے برگ و بار ہو جاتے ہیں لیکن پانی ملنے سے سرسبز و شاداب اور گلستان اور پھلوں سے لد جاتے ہیں۔ پس جو شخص استغفار نہیں کرتا۔ وُہ حقیقی معنوں میں اپنی زندگی کے درخت کو خشک اور بے برگ و بار بنا تا جاتا ہے۔

(۷)

سحری کے وقت تھوڑی دیر کے بعد پو پھوٹنے والی ہوتی ہے۔ اور حسبِ ارشاد والیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس رات کی تاریکی انتہاء کو پہونچکر اس کے [illegible] پردے پھٹنے کو ہوتے ہیں۔ اور رات کو روزِ روشن سے تبدیل کرنا اور تاریکی کو روشنی سے بدلنا یہ دُنیا کے لوگوں کی کسی دُعا اور محنت اور عمل کے عوض میں ظہُور میں نہیں آتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت اپنے جوشِ فیض سے خود اپنی طرف سے یہ عظیم الشان انقلاب مبارک ظہُور میں لاتی ہے۔ پس جہاں خود بخود خدا تعالیٰ اتنا بڑا انقلاب دُنیا میں پیدا کرنا چاہتا ہے ایسے موقعہ پر حسبِ ارشاد ومن الیل فتہجد بہ نافلۃ لک اور حسبِ فرمان وبالاسحار ھم یستغفرون۔ جو شخص اپنی مشکلات اور مصائب کی تاریک رات میں بے کس اور بے بس ہو رہا ہے۔ اس کے لئے

خالق الاسباب اپنے حضور میں سحری کی [illegible] سے اس کی رات کو بھی ظاہری رات کی [illegible] ایک نئے اور مبارک خوشیوں کے روشن [illegible] سے تبدیل کر دیتا ہے۔ پس نماز تہجد اور [illegible] سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود کی بشارت عطا ہوئی۔ اور ایسا ہی آپ کی امت کو بھی آپ کے طفیل۔

(۸)

گو ہر رات کے پچھلے حصہ میں نماز تہجد بہت [illegible] برکات کے حصُول کا موجب ہوتی ہے۔ لیکن رمضان کے مبارک مہینہ میں اس نماز کی شان نور علے [illegible] ہو جاتی ہے۔ اور رمضان المبارک کے تیسرے عشرہ میں بوجہ اس کے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ [illegible] نے فرمایا۔ کہ اس میں لیلۃ القدر پائی جاتی ہے [illegible] اور طاق تاریخوں میں اسے تلاش کرنا چاہیئے [illegible] اس لحاظ سے یہ تیسرا عشرہ کیا بلحاظ نماز [illegible] اور کیا بلحاظ لیلۃ القدر کی برکات کے بے شمار برکتوں کا موجب ٹھہرتا ہے۔

لیلۃ القدر کے متعلق کتاب نزہۃ المجالس میں حضرت ابوالحسن خرقانی جنہیں حضرت بایزید بسطامی کا مقام ولایت میں بروز کہا جاتا ہے۔ اپنا پچاس سالہ تجربہ لکھا ہے کہ میں نے ذیل کے حساب سے پچاس سال تک لیلۃ القدر کو ہر سال پایا۔ وُہ حساب یوں ہے۔ کہ ماہ رمضان کا چاند مختلف ایام کی راتوں کو طلوع ہونے سے تیسرے عشرہ کی مختلف طاق تاریخوں میں لیلۃ القدر پائی جاتی ہے۔ جس کا نقشہ حسبِ ذیل ہے۔

اگر رمضان کا چاند یکشنبہ کی رات کو طلوع ہو تو لیلۃ القدر ۲۵۔رمضان کو ہوگی۔ دوشنبہ کو ہو تو ۲۱ کو۔ سہ شنبہ کو ہو۔ تو ۲۷ کو۔ پنجشنبہ کو ہو۔ تو ۲۵ کو۔ جمعہ کی رات کو ہو۔ تو ۲۷ کو۔ شنبہ کی رات کو ہو۔ تو ۲۳ کو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اگر ۲۷ کو جمعہ ہو۔ تو لیلۃ القدر ۲۷ کو ہوتی ہے۔ لیکن حقیقۃ المہدی میں حضور اقدس نے ۲۱۔رمضان المبارک کو لیلۃ القدر کی رات کا میسر آنا بیان فرمایا ہے۔

اگر کسی کو اس سے فائدہ پہونچے۔ تو ان سب دوستوں سے مخلصانہ گزارش ہے۔ کہ وُہ رمضان کے بقیہ ایام میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و عمر درازی اور ہر نوع کی کامیابیوں کے لئے دردمند دل کے ساتھ خاص دعائیں فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ابوالبرکات غلام رسُول۔ راجیکی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب آخر بول ہی پڑے

حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی وصیت کی اشاعت پر جماعت احمدیہ نے اپنے امام کے متعلق جس اخلاص اور محبت کا ثبوت دیا ہے اور جس بے چینی اور اضطراب کا اظہار کیا ہے۔ اس کی مثال قریب سے قریب اور عزیز سے عزیز دنیوی تعلقات میں بھی نہیں مل سکتی۔ دراصل جماعت احمدیہ جب حضور کے غیر معمولی فیوض اور برکات اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی۔ اور دل سے محسوس کر رہی ہے۔ تو یہ قدرتی بات ہے۔ کہ حضور کی جدائی کے تصور سے ہی مخلصین کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اور وہ بے تابانہ احکم الحاکمین کی بارگاہ میں یہ التجا کریں۔ کہ ان پر حضور کے ذریعہ تا دیر برکات کا نزول ہوتا رہے۔

چونکہ اس قسم کے اخلاص اور محبت کا غیر مبایعین میں مولوی محمد علی صاحب کے متعلق شائبہ بھی نہیں پایا جاتا۔ اس لئے مولوی صاحب موصوف ہر ایسے موقعہ پر جب جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات والاصفات کے متعلق کسی رنگ میں اخلاص کا اظہار کرے غصہ سے بھر جاتے ہیں اور پھر نہائت تلخ اور ترش الفاظ میں اپنے دل کا بخار نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب کے وہ ابھی تک خاموش تھے۔ اور ہم نے سمجھا۔ کہ ان کے سخت دل میں بھی اس قدر نرمی ضرور پیدا ہو گئی ہے۔ کہ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کا دل دکھا کر انہوں نے اس کے غم اور بے چینی میں اضافہ کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن افسوس کہ ہمارا یہ حسن ظن درست نہ نکلا۔ اور آخر مولوی صاحب بول ہی پڑے۔ چنانچہ ۱۸ اکتوبر کو انہوں نے حسب معمول تمسخر اور استہزا سے کام لیتے ہوئے خطبہ جمعہ میں جہاں اور بہت کچھ بُرا بھلا کہا۔ وہاں یہ بھی بیان کیا کہ

"خلیفہ یا اس کے چند مریدوں کو کچھ خوفناک خوابیں آگئیں۔ اب ان پر اس قدر شور ہے۔ کہ کہا جاتا ہے۔ کہ ساری دعائیں ہی خلیفہ کے لئے وقف کر دینی چاہئیں۔ میں کہتا ہوں کہ انسان کی حیثیت ہی کیا ہے۔ مٹی کا پُتلا آج نہیں مریگا تو کل مر جائیگا"

پھر کہا۔ "قادیان میں ویسے تو دعاؤں پر اس قدر زور دیا جاتا ہے۔ لیکن کن باتوں کے لئے دعائیں کی اور کرائی جاتی ہیں۔ خلیفہ بیمار ہے۔ اس کے لئے دُعا کرو۔ اس کے فلاں فلاں رشتہ دار بیمار ہیں۔ ان کے لئے دُعا کرو۔ بے شک بیماروں کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ یہ ایک انسانی فرض ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ خدا کے قرب کے حصول اور غلبہ اسلام کے لئے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ دُعائیں کرو۔ اس کے بعد بیماروں کی صحت اور دیگر دنیوی مقاصد کے لئے بھی دعائیں کرو"

مولوی صاحب کو چونکہ اپنا دل ہلکا کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ چاہیئے اس لئے وُہ اتنی سی بات پر برس پڑے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعائیں کیوں کی۔ اور کرائی جا رہی ہیں اور اس کی بجائے یہ حکم نافذ کیا۔ کہ "خدا کے قرب کے حصول اور غلبۂ اسلام کے لئے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ دعائیں کرو"۔

اگر ہر دُعا سے پہلے خدا کے قرب کے حصول اور غلبہ اسلام کے لئے دُعا کرنا لازمی شرط ہے۔ تو آج تک خود مولوی صاحب اور ان کے ہمنواؤں نے بھی کبھی اس پر عمل نہیں کیا۔ اور جب وُہ خود اس پر عامل نہیں۔ تو انہیں دوسروں کو اس کی تلقین کرنے کا کیا حق ہے۔ پھر معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب نے اس بارے میں غور و فکر سے بھی کام لینے کی ضرورت نہیں سمجھی ذرا غور تو فرمائیں۔ کسی کو ایک ایسے عزیز کے متعلق جس سے زیادہ دنیا میں اس کے لئے کوئی عزیز نہ ہو۔ نہائت ہی تشویشناک اطلاع ملے۔ اور وہ بے تابانہ خدا تعالےٰ کے حضور گر گر اس کی صحت و سلامتی کے لئے دُعا کرنے میں مصروف ہو جائے تو کیا اس وقت اسے یہ کہنا مناسب ہے۔ کہ خُدا کے قرب کے حصول اور غلبۂ اسلام کے لئے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ دعائیں کرو۔ اس کے بعد بیمار کی صحت کے لئے بھی دعا کر لینا۔ خدا کے قرب کے حصول اور غلبۂ اسلام کے لئے دُعا کرنا نہائت ہی ضروری ہے۔ لیکن ہر سخن موقعہ و ہر نکتہ مقامے دارد ہر بات کے لئے محل اور موقعہ ہوتا ہے۔ اور بے محل اعلےٰ سے اعلےٰ بات بھی اچھا نتیجہ نہیں پیدا کر سکتی۔

پھر جبکہ جماعت احمدیہ یہ سمجھتی ہے اور نہ صرف سمجھتی ہے۔ بلکہ اس کے متعلق تجربہ رکھتی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ کے قرب کے حصول اور غلبۂ اسلام کے لئے سب سے بڑا ذریعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات ہے۔ اسے مولوی صاحب اپنے نقطۂ نگاہ سے غلط کہہ دیں لیکن یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ پس حضور کی خیر و عافیت اور صحت و سلامتی کے لئے دعا کرنا اس اصل کے لحاظ سے بھی قطعاً قابل اعتراض نہیں قرار پا سکتا۔ جو مولوی صاحب نے پیش کیا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ "میں کہتا ہوں۔ خدا کے قرب کے حصول اور غلبہ اسلام کے لئے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ دعائیں کرو"۔ جناب مولوی صاحب ہم ایسا ہی کر رہے ہیں۔ اب تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں مولوی صاحب کا یہ کہنا بھی زیادتی ہے۔ کہ "کہا جاتا ہے ساری دعائیں ہی خلیفہ کے لئے وقف کر دینی چاہئیں"۔ جو کچھ کہا گیا ہے۔ وُہ یہ ہے کہ "اس رمضان کے مبارک ایام میں اپنی خاص دُعاؤں کو آپ کے لئے وقف کر دینا چاہیئے"۔ اور یہ کہ "اس رمضان میں خاص طور پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے دعائیں کریں"۔ اس میں کسی درد آشنا دل کے لئے کوئی بات قابلِ اعتراض نہیں۔ ہر انسان فطرتاً اس بات کے لئے مجبور ہے کہ جس چیز کی اس کے دل میں زیادہ وقعت ہے۔ اسے دوسری چیزوں پر ترجیح دے۔ اور اس کے متعلق زیادہ تگ و دو کرے۔ جب جماعت احمدیہ اپنی دینی اور دنیوی کامیابی حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں سمجھتی ہے۔ تو وُہ بے اختیار اپنے تمام دیگر مقاصد پر حضور کی صحت اور سلامتی کے لئے دُعا کرنے کو مقدم قرار دیتی ہے اس پر اعتراض کرنا ایسے ہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے۔ جو ہر بات پر اعتراض کرنا اور خواہ مخواہ بُرا بھلا کہنا اپنا شغل سمجھتے ہوں ؂

دین کے لئے زندگی وقف کرنیوالے نوجوان

اس سے پیشتر اخبار میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مطالبہ وقف زندگی کے بموجب گریجوایٹ اور مولوی فاضل نوجوان اپنے اسماء پیش کریں۔ تا ان میں سے موزون اصحاب کا انتخاب کر لیا جائے۔ موجودہ صورت میں مولوی فاضل نوجوانوں کے لئے میٹرک پاس ہونا لازمی ہے۔ اگر مولوی فاضل میٹرک پاس ہوں۔ تو ان کے لئے ترجیح کا موقعہ ہو گا۔ ورنہ جو انتخاب میں آئینگے۔ انہیں اس شرط کے ساتھ منتخب کیا جائے گا۔ کہ وُہ اگلے سال میٹرک پاس کریں گے۔

اب احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ ایسے نوجوان اپنی اپنی درخواستیں ۳۱ ماہ اخاء تک دفتر تحریک جدید میں ضرور ارسال کر دیں اس میں کوتاہی نہ کریں۔ اگر نوجوان جلد اپنی درخواستیں ارسال کر دیں۔ تو آسانی کا موجب ہو گا۔ انچارج تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

189

قادیان میں ہم نے بہت کچھ دیکھا اور سُنا

صدر کمال یار جنگ ایجوکیشن کمیٹی سے نمائندہ الفضل کی ملاقات

کل ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔اے نے بحیثیت نمائندہ "الفضل" کمال یار جنگ کمیٹی کے صدر سے جو ملاقات کی۔ اس کی مختصر روئیداد حسب ذیل ہے۔

خان بہادر مولوی عزیز الحق صاحب سپیکر بنگال لیجسلیٹو اسمبلی و وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی۔ صدر کمال یار جنگ ایجوکیشن کمیٹی نے مولوی حاجی ابوالحسن صاحب ایم۔اے آئی۔ای۔ایس (ریٹائرڈ) سابق ڈائریکٹر آف پبلک انسٹرکشن ریاست جموں و کشمیر کی موجودگی میں نمائندہ الفضل کے اس استفسار کے جواب میں کہ آپ جس مقصد کے لئے قادیان تشریف لائے تھے۔ اس میں آپ کو کہاں تک کامیابی ہوئی۔

فرمایا۔ ہمیں اس مقصد میں بہت کامیابی ہوئی ہے۔ ہم نے جماعت احمدیہ کے طریق عمل اور طریقہ تعلیم کا مطالعہ کیا ہے۔ بہت سے دوستوں سے گفتگو کر کے ان کے خیالات کو سُنا ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کے خیالات سے ہمارے خیالات کو بہت مدد ملی ہے۔ ہم نے قادیان میں بہت کچھ دیکھا۔ اور بہت کچھ سُنا۔ اور اس کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ ہم قدر اور تعریف کے جذبات سے لبریز ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ آپ کے پیش نظر سب سے بڑا مقصد کیا تھا؟ فرمایا آپ نے ہمارے سوالات کو دیکھا ہوگا۔ اور آپ کو علم ہوگا۔ کہ مسلمانوں کی آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس جو کلکتہ میں نواب کمال یار جنگ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں صدر مجلس نے اپنے صدارتی خطبہ میں مسلمانان ہند کی تعلیمی حالت بیان کرتے ہوئے اس کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور آپ نے یہ رائے پیش کی تھی۔ کہ آل انڈیا ایجوکیشن کانفرنس کی طرف سے ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو مسلمانوں کی تعلیمی حالت کا مطالعہ کر کے رپورٹ پیش کرے کہ اس کی کس طرح اصلاح ہو سکتی ہے۔ اس بارہ میں کمیٹی کا جلسہ ۱۰ فروری میں حیدر آباد میں منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ یہ کمیٹی سارے ہندوستان کا دورہ کرے ہر جگہ مقامی حالات کو دیکھے۔ مسلمانوں کے تعلیمی اداروں کا معائنہ کرے۔ اور کانفرنس کے اگلے اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کرے۔ چنانچہ اسی خیال کے ماتحت ہم دورہ کر رہے ہیں جنوبی ہندوستان میں ہم تین مہینوں تک مسلم تعلیمی اداروں کو دیکھتے رہے۔ جہاں ہم نے اور باتوں کا مطالعہ کیا وہاں یہ بھی دیکھا کہ مختلف جگہوں پر کس طرح دینیات اور اسلام کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ ۲۲ ستمبر سے ہم شمالی ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں جو تقریباً دو ماہ میں ختم ہوگا۔ اس کے بعد بنگال اور آسام اور بمبئی کا دورہ کیا جائیگا۔ آخر میں کمیٹی کا اجلاس ہوگا جس میں ہم مسلمانوں کے قومی اور ملکی حالات کے مطابق ایک سکیم تیار کریں گے۔ جو کانفرنس کے سامنے پیش کی جائے گی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ ہم نے آج ایک گھنٹہ کے قریب امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کی۔ اور ہم نے ان سے جو خیالات سنے وہ ہماری کمیٹی کے مقصد کے لئے بہت ہی مفید ہیں۔ ہم نے آپ سے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ اور ہمارے دل فی الحقیقت آپ کی قدر اور تعریف سے پُر ہیں۔ full of praise and appreciation for him.

جماعت احمدیہ کے نظام کے متعلق کہا۔ ہم نے جماعتی نظام کا اچھی طرح مطالعہ کیا ہے۔ آپ کی جماعت اسلام کی بہت خدمت کر رہی ہے اور آپ کا کام اسلام کیلئے بہت مفید ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ مسلمانوں کا ایک حصہ کو آپکے عقائد سے اختلاف ہے لیکن آپکا کام واقعی قابل قدر اور لائق تحسین ہے۔

فِدْیَۃُ الصِّیَام

اگرچہ مسلمان حسب آیت وَکَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (بقرہ پ ۲) افراط تفریط سے پاک اور محفوظ اور حد اعتدال پر قائم ہونے والی جماعت تھی۔ لیکن نگرانی اٹھ جانے سے افراط و تفریط میں پڑ گئی۔ اور بجائے نیک نمونہ قائم ہونے کے بدنمونہ قائم ہوتا گیا۔ اور اب یہ حالت ہے۔ کہ مسلمان اعتدال کی راہ کو کلیۃً ترک کر بیٹھے ہیں۔ دین کی پابندی یا دین سے لاپرواہی اپنی خواہشات کے ماتحت کی جاتی ہے۔ روزہ کے متعلق یا تو ایسے لوگ ہیں کہ اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتے۔ گویا ان کو خدا کے اس حکم سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور کچھ روزہ کے ایسے پابند ہوں گے۔ کہ سفر اور بیماری میں بھی خدا کی رخصت پر عمل نہیں کریں گے۔ بلکہ روزہ رکھتے چلے جائیں گے۔ ایک تیسرا گروہ بھی ہے جو افراط اور تفریط دونوں کا بیک وقت مرتکب ہے۔ اور وہ وہ لوگ ہیں جو زبان سے تو دین کے بڑے حامی بلکہ محافظ ہیں۔ لیکن جب عمل کا وقت آئے۔ تو ہر طرح کی حیل و حجت سے ٹال دیتے ہیں۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ روزہ کی ادائیگی فرائض میں داخل ہے۔ لیکن وہ اپنے آپ کو تکلیف میں بھی نہیں ڈالنا چاہتے۔ ایسے لوگ خیال کرتے ہیں کہ اگر روزوں کا فدیہ ادا کر دیا جائے۔ تو وہ روزوں کی مشقت سے بچ سکتے ہیں گویا وہ حکم جو خدا نے سراسر بندوں کی بھلائی کے لئے دیا۔ اسے وہ وبال جان سمجھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں۔ جو اس حیلہ سازی سے روزوں کے برکات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ روزوں کی مصیبت سے چھوٹ گئے۔ حالانکہ ان کی حیلہ سازی۔ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ کی مصداق ہوتی ہے۔ کاش! وہ اسے سمجھتے۔

بے شک اسلام نے وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ (بقرہ) کے ماتحت دائم المرض۔ حاملہ۔ مرضعہ اور شیخ فانی کے لئے جائز قرار دیا ہے کہ اگر وہ روزہ کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ تو روزانہ ایک مسکین کو کھانا دے دیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو درحقیقت فدیۃ الصیام کی ادائیگی سے بھی روزہ کی توفیق ملتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فدیۃ الصیام کے متعلق فرماتے ہیں:۔
"ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس سے روزہ کی توفیق ملتی ہے۔ خدا ہی کی ذات ہے۔ جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر شئے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے۔ کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہے تو دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے۔ میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں۔ اس لئے اسی سے توفیق طلب کرے مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دے گا" (فتاویٰ احمدیہ ص ۱۷۵)

بہر حال قرآن کریم تو روزہ کے بارہ میں فرماتا ہے وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ (بقرہ) کہ تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر اور ثواب کا موجب ہے۔ حیلہ سازی سے اسے چھوڑنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ روزہ رکھ کر خدا سے جزا اور اس کا فضل چاہو اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا عَلٰى اَعْمَالٍ تَرْضٰى بِهَا۔ خاکسار قمر الدین مولوی فاضل

تحریک جدید سال ششم کے وعدے ۳۱ اگست تک پورے کرنے والوں کی آخری قسط

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ذیل کی فہرست دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شائع کی جا رہی ہے۔ اس کی اشاعت پر ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید کا وعدہ ۳۱ اگست ۴۰ء تک مرکز میں داخل کر دیا ہے۔ شائع ہو جائے گا۔ ایسے احباب گذشتہ شائع شدہ فہرستوں اور اس فہرست کو بغور دیکھ لیں۔ اگر ان کا نام ان میں سے کسی میں نہیں آیا۔ تو انہیں "فنانشل سکرٹری تحریک جدید" سے خط و کتابت کرنی چاہئیے جن احباب نے تحریک جدید کا چندہ ستمبر یا اکتوبر میں ادا کیا ہے یا کر رہے ہیں۔ اور اپنا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک پورا کر دیں گے۔ ان کا نام بھی دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ مومنوں کے لئے یہ موقعہ نعمت غیر مترقبہ ہے تحریک جدید کی قربانی کرنے والوں کو اس کے حصول کی پوری جدوجہد کرنی چاہئیے۔ وہ احباب جو اپنے وعدے اب تک ادا نہیں کر سکے۔ دیکھیں۔ گیارہ ماہ گزرنے والے ہیں انہوں نے اس خیال سے کہ آخر سال میں ادا کرنا ہے۔ بے پرواہی اور عدم توجہ سے کام لیا ہے۔ اگر اس وقت کو بھی اسی طرح سے گذار دیں گے۔ تو جہاں وہ تحریک جدید کے امتحان میں فیل ہونگے اپنے وعدہ میں بھی صادق نہیں سمجھے جائیں گے۔ جو مومن کی شان کے شایان نہیں۔ پس اب انہیں ہوشیار ہو کر ایسا ماحول پیدا کرنا چاہئیے جس سے ان کا وعدہ وقت کے اندر سو فی صدی پورا ہو جائے۔ اور وہ تحریک جدید کے امتحان میں کامیاب نکلیں۔ تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے احباب حضور کے اس ارشاد کو بھی یاد رکھیں۔ کہ "اپنے اندر ایک پختہ عزم کر لو۔ جھوٹے وعدوں سے بچو کہ یہ یا تو روحانی بڑھاپے کی یا پھر بچپن کی علامت ہوتے ہیں۔ روحانی جوانی کے وقت انسان کے اندر انکسار۔ فروتنی۔ توکل اور معرفت پیدا ہوتی ہے وہ کبھی منہ سے ایسی بات نہیں نکالتا۔ جسے پورا کرنے کا دل میں عزم نہ ہو۔ اور جب وہ بات کہہ دیتا ہے تو ایسی پختہ کرتا ہے۔ چاہیئے ہمالیہ پہاڑ ٹل جائے مگر اس کی بات نہیں بدلتی" فہرست حسب ذیل ہے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

اہلیہ صاحبہ شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر لاہور -/۲۰
شیخ عبد الباری صاحب پسر " " " -/۷
" عبد الغفور صاحب " " " " -/۷
سارہ بیگم صاحبہ دختر " " " " -/۷
سلمیٰ بیگم صاحبہ " " " " -/۷
بشریٰ بیگم صاحبہ " " " " -/۷
میاں غلام محمد صاحب اختر " -/۲۲۰
قاضی عبد الحمید صاحب " -/۳۵
ملک فضل کریم صاحب " /۶۲
میاں غلام محمد صاحب " /۲۱
مرزا رحمت اللہ صاحب " /۱۰
میاں وحید الدین صاحب " /۸
سید افتخار حسین صاحب سکنہ نکودر /۲۸
نصرت سلطانہ صاحبہ مرحومہ لاہور /۵
بابو غلام رسول صاحب کوچہ چابک سواراں
حال راولپنڈی -/۲۱
حافظ محمد حسین صاحب کوچہ چابک سواراں
حال راولپنڈی ۸/۳
میاں مجید احمد صاحب دہلی دروازہ لاہور /۳۱
مولوی محب الرحمٰن " /۱۳
قاضی محمد صادق صاحب " " ۵/۶
میاں عبد الکریم صاحب معہ اہلیہ " " -/۱۳
" فضل الرحمٰن صاحب " " ۵/۵
" عبد الواحد صاحب " " " ۱/۷
" محمد صاحب " " " /۳۰
شیخ منور الدین صاحب آگرہ -/۳۷
" برکت اللہ صاحب فیض باغ لاہور -/۱۲۱
" عبد القادر صاحب " " -/۱۰۷
حکیم محمد جمیل صاحب " " -/۷
بابو عبد الرحمٰن صاحب " " -/۱۱
چوہدری بشیر احمد صاحب گڑھی شاہو " /۱۶
اہلیہ صاحبہ مستری محمد الدین صاحب " /۸
حکیم مختار احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " /۳۲
سید نصیر احمد صاحب بی۔ اے ہوسٹل لاہور -/۶

میر شریف احمد صاحب لاہور -/۸
بابو محمد نذر احمد صاحب گنج " ۸/۳۱
مرزا محمد صفدر بیگ صاحب مزنگ " ۱۱/۵
مسٹر محمد عبد اللہ صاحب ایم اے " " /۲۶
شیخ عبد اللطیف صاحب " " /۱۲
" عطاء اللہ صاحب معہ اہلیہ " " /۱۰
چوہدری مظفر علی صاحب " " /۱۲
شیخ شریف اللہ صاحب " " " -/۵
چوہدری محمد اشرف صاحب " " " -/۱۰
" روشن خان صاحب " " ۸/۱۰
چوہدری اسد اللہ خان صاحب معہ اہل و عیال لاہور -/۲۵۶
قاضی محمود احمد صاحب لاہور ۸/۵
حکیم محمد صدیق صاحب معہ اہلیہ شاہدرہ ۸/۳۶
سید محمد حسین شاہ صاحب بلی لاہور ۲/۶
برکت اللہ خان صاحب ۱۳/۱۰
ملک محمد امین صاحب پٹواری مال چونیاں ۸/۷
میاں غلام محمد صاحب زرگر معہ اہلیہ صاحبہ ۶/۱۰
مولوی عبد المجید صاحب اورحمہ سرگودہا ۲۶/۹/۵
چوہدری محمد الدین صاحب عادل " ۵/۵
میاں بشیر محمد صاحب " ۱۲/۵
" محمد مراد صاحب " /۵
" بہاول بخش صاحب اورحمہ " /۵
سعیدہ بیگم صاحبہ " " ۴/۵
میاں بہادر صاحب " " ۱/۵
چوہدری صالح محمد صاحب " " /۵
خدا بخش صاحب گجرات شہر /۱۰
فضل حق خان صاحب حیدر آباد دکن -/۶۱
اہلیہ صاحبہ " " " -/۳۱
غلام محمود صاحب " " /۲۱
غلام حسن خان صاحب " " /۲۲
احمد حسین صاحب " " ۵/۱۰
حافظ ملک محمد صاحب " -/۷
محمد امام صاحب غوری " -/۵
بشیر احمد خان صاحب " /۱۱
دختران محمد علی صاحب چنور " ۲/۵
سید مجیب اللہ صاحب " /۵
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب قادیان -/۸
مہر بشیر احمد صاحب اراضی یعقوب سیالکوٹ -/۳۷
بابو محمد نواز صاحب سیالکوٹ -/۵

چوہدری سردار خان صاحب چاندپور ۴/۷
" غلام محمد صاحب چک ۸۵ لائلپور -/۱۰
" عزیز احمد صاحب چک ۸۸ " /۶
" محمد بخش صاحب خواجہ آباد " ۱۰/۱۱
غلام حسین صاحب محرر -/۱۶
ڈاکٹر رمضان صاحب ٹل -/۱۳
علی محمد صاحب بیاس امرتسر -/۹
محمد الدین صاحب قادیانی " -/۳۸
مولوی میر اسحاق علی صاحب وکیل محبوب نگر } سکہ عثمانیہ -/۱۴۰
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب محبوب نگر ۴/۷

استقلال کی تعریف کیا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"مومن کو یہ دیکھنا چاہئیے۔ کہ اس نے جو نیکی کی ہے۔ اس کے نتیجہ میں اس کا ایمان بڑھتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر تو ایمان میں زیادتی ہو۔ اور مزید نیکی کی توفیق ملے۔ تو سمجھ لے۔ کہ اس کی قربانی قبول ہو چکی ہے۔ ورنہ نہیں۔ اور اس کی قربانی صحیح معنوں میں قربانی نہیں تھی۔ اگر وہ دیکھے۔ کہ کل جس بشاشت سے اس نے چندہ دیا تھا۔ وہ آج نہیں ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس نے جو قربانی کی تھی۔ وہ ناقص تھی۔ اور اللہ تعالےٰ نے نور ایمان اس سے چھین لیا ہے۔ اور اگر اس کی آج کی نماز کل سے بہتر نہیں۔ آج کا روزہ کل سے بہتر نہیں۔ آج کی زکوٰۃ کل سے بہتر نہیں۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کی پہلی عبادت میں نقص تھا۔ کیونکہ مومن جو نیکی کرتا ہے وہ خدا کے لئے کرتا ہے۔ اور اس کے بدلے میں اسے خدا ملنا چاہئیے۔ اور خدا کے ملنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس کی عبادت میں ترقی ہو۔ وہ نیکی اور قربانی میں اور بڑھے۔ مومن جو کام خدا کے لئے کرتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں خدا اس کے ایمان کو بڑھاتا ہے۔ اور زیادہ نیک اعمال کی توفیق اسے دیتا ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر اس کی آج عبادت اور نیکی مقبول ہوتی ہے تو لازماً کل اسے پھر توفیق ملے گی۔ اور اس کی کل کی نیکی اور عبادت آج سے اچھی ہوگی۔ اور پرسوں کی کل سے بہتر ہوگی۔ اور چوتھے دن کی تیسرے دن سے اچھی ہوگی۔ اور اسی کا نام استقلال ہے۔ استقلال ایمان کا جزو ہے۔ اور اس کا لازمی حصہ ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ کوئی مومن صحیح معنوں میں قربانی کرے۔ اور پھر اسے مزید نیکی کی توفیق نہ ملے۔ دراصل استقلال نام ہے نیک عمل کے مقبول ہونے کا۔ اور جسے استقلال حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اس کی نیکی مقبول نہیں ہوئی۔ ورنہ اسے زیادہ نیکی کی توفیق ضرور ملتی۔ پھر مومن کو نیک عمل میں لذت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس لئے وہ ایک نیک عمل کے بعد دوسرے موقعہ کے ملنے کا منتظر رہتا ہے۔ اور تیار رہتا ہے۔ کہ جب موقعہ آئے۔ فوراً اسے ادا کرے۔"

تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے والے مخلصین حضور کے اس ارشاد کو بغور پڑھ لیں۔ اور دیکھیں کیا وہ اپنے وعدے پورے کر چکے ہیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

جرمن اور فرانسیسی مسکرانا بھول گئے

موجودہ جنگ فاتح اور مفتوح دونوں کے لئے جس درجہ المناک اور مصیبت خیز بنی ہوئی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ ایک جرمن لاری ڈرائیور کے اس بیان سے کیا جاسکتا ہے۔ جو اس نے پرتگال کے شہر لزبن میں دیا۔ یہ ڈرائیور چالیس دیگر جرمنوں کے ساتھ لاریوں کا ایک قافلہ لے کر پرتگال اس لئے آیا کہ یہاں سے پرانی دھاتیں جمع کر کے لے جائے۔ اس نے لزبن کے ایک نمائندہ اخبارات کو بیان دیتے ہوئے کہا۔

گزشتہ ۱۸ مہینوں میں اب پہلی مرتبہ ہم نے شگفتہ اور متبسم چہرے پرتگال میں آکر دیکھے ہیں ورنہ جرمنی سے لیکر فرانس کی جنوبی سرحد تک لوگوں کو دیکھ کر خواہ وہ فرانسیسی ہوں۔ یا جرمن۔ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس علاقے میں لوگ مسکرانا بھول گئے ہیں۔

یہ تو صرف ایک حالت کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ ان پر جو گزر رہی ہے۔ وہ نہایت ہی عبرتناک ہے۔

موضع اٹھوال میں آزمائشی ڈاکخانہ

جماعت احمدیہ اٹھوال کی کوشش سے اٹھوال میں آزمائشی ڈاک خانہ کھلا ہے۔ پہلے اٹھوال کا ڈاکخانہ بڈھال تھا۔ چونکہ اٹھوال بٹ سے ہیں۔ اس لئے ڈاک خانہ کا نام احمدیہ اٹھوال ہوگا۔ اب جو احباب اٹھوال میں کوئی خط و کتابت کرنا چاہیں۔ وہ اس پتہ پر کیا کریں۔ احمدیہ اٹھوال ضلع گورداسپور۔ بنام ۔۔۔ (نائب انچارج مقامی تبلیغ)

مشہور دائی مائی بیگم کے پچاس سالہ تجربہ کا نچوڑ

مصورین رجسٹرڈ

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام جسمانی صحت کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکائتوں کو رفع کر دیتی ہے۔ مثلاً لیکوریا (یعنی سفید یا زرد رطوبت کا خارج ہونا) جس کی وجہ سے عورتیں بہت کمزور ہو جاتی ہیں۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔ کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ان کے لئے یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور صرف دو ہفتہ دوا کا استعمال اس نامراد بیماری کو جڑھ سے اکھاڑ کر ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دیتی ہے ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اگر ہر ایک بچہ پیدا ہونے کے بعد اس دوا کو دو ہفتہ تک استعمال کرے تو اس کی تمام خرابیاں جو کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد عموماً ہو جایا کرتی ہیں رفع ہو جاتی ہیں۔ خدا کی قدرت ہے۔ دوا میں عجیب تاثیر دکھائی ہے۔ ایام حمل میں جنین کی حفاظت اور خون کو بند کرتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔ قیمت پندرہ دن کی دوائی صرف دو روپے محصول ڈاک علاوہ۔

نوٹ:۔ عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض کا علاج مفصل حالات آنے پر نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں صرف عورتیں ہی خط و کتابت کریں جو بالکل پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

دوائی ملنے اور خط و کتابت کا پتہ:۔ **مشہور دائی مائی بیگم جالندھر شہر (پنجاب)**

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک عزیزہ کو منگا کر دی تھی۔ جن کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیل مہاسے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن کروا چکی تھیں۔ مگر میں بہت خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے۔ اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے۔ اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔ فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں چھائیوں بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہر جگہ بکتی ہے۔ قادیان میں سیالکوٹ ہاؤس سے خریدیں۔ وی۔ پی منگوانے کا پتہ:۔ **فیسرین فارمیسی مکتسر پنجاب**

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے۔ ہمارے ہزاروں مستقل خریدار ہر سال نفع سے مالا مال ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم بہترین کوالٹی کا مال کم سے کم نرخوں پر سپلائی کرنے کی گارنٹی کرتے ہیں۔ ہر قسم کے کوٹ۔ واسکوٹ۔ چیسٹر اور کمبل جو دوسری جگہ ہمارے نرخوں سے ڈبل قیمت پر بھی نہیں مل سکتے۔ آج ہی سنہ ۱۹۴۱-۴۰ء کا نرخنامہ منگوا کر آزمائشی آرڈر دیں۔

منیجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اسکے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن درخشاں بنا دیگی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲) نوٹ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ کل فرانس کے مقبوضہ علاقہ میں سرحد سے معمولی فاصلہ پر ہٹلر اور مارشل پیٹان میں ملاقات ہوئی جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔ مارشل پیٹان اپنی کیبنٹ کے دوسرے وزراء کے ساتھ باوردی ملاقات کے لئے پہنچے ہٹلر کے ساتھ جرمنی کا وزیر خارجہ اور جرمن فوجوں کے اعلیٰ افسر اور دوسرے عہدیدار تھے۔ گفتگو ختم ہونے کے بعد ہٹلر مارشل پیٹان کو خود ان کی موٹر تک چھوڑنے کے لئے گیا۔ جنرل فرینکو۔ موسیو لیوال اور مارشل پیٹان سے ہٹلر کی جو ملاقات ہوئی اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ملاقات ان سے مدد لینے کے لئے کی گئی ہے۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ یوگوسلاویہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہٹلر اور پیٹان کی ملاقات کا ایک نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ پیرس فرانسیسی گورنمنٹ کو واپس مل جائے گا۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس گفتگو میں مصر کے حالات پر خاص طور پر بحث کی گئی۔ وشی کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ فرانس نہ تو برطانیہ سے لڑے گا اور نہ اپنا بحری بیڑہ جرمنی کو دے گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فرانس کے سامنے ہٹلر نے جو شرطیں رکھی تھیں۔ اب وہ نرم کر دی جائیں گی۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ کل نازی افسر برلن میں یہ کہتے ہوئے سنے گئے ہیں کہ اس وقت سپین کے جنگ میں شامل ہونے کا کوئی سوال زیر غور نہیں آسکتا۔ کیونکہ خانہ جنگی نے اسے بہت کمزور کر دیا ہے

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ کہا جاتا ہے کہ ہٹلر نے جنرل فرینکو سے مطالبہ کیا ہے کہ ہسپانوی مراکو میں اسے سمندری اڈے بنانے دیئے جائیں۔ اس سے عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ جرمنی کو اٹلی کی مدد سے تسلی نہیں ہوئی۔ اور وہ دیگر ممالک کو بھی اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ جرمنی پر برطانوی ہوائی جہازوں کے حملوں کا زور بہت بڑھ گیا ہے۔ کل ہوائی وزارت کے ایک افسر اعلیٰ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگلے موسم بہار تک ہمیں امریکہ سے بہت سے جہاز مل جائیں گے۔ اور اس وقت ہم اس قابل ہو سکیں گے کہ جرمنی اور اٹلی پر زیادہ زور سے بمباری کریں۔ امید ہے کہ رائل ایرفورس کے شکاری جہازوں کی طرح ہمارے نئے بمبار جہاز بھی بہت کامیاب ثابت ہونگے۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ سویڈن کی گورنمنٹ نے حکومت امریکہ سے ۱۰۰ ہوائی جہاز بنوائے تھے جو بعد میں حکومت امریکہ نے سویڈن گورنمنٹ کو دینے سے انکار کر دیا اب وہ تمام ہوائی جہاز حکومت امریکہ نے برطانیہ کے ہاتھ بیچ دیئے ہیں۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ انگریزی جہازوں نے شمالی سمندر میں دشمن کے دو مال لے جانے والے جہازوں کو تارپیڈو مار کر غرق کر دیا۔ تیسرے جہاز پر مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ کی اور چار ہزار راؤنڈ چلائے ان میں سے ایک جہاز چار ہزار ٹن کا تھا اور باقی دو دو ہزار ٹن کے۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ بدھ کی رات کو انگریزی ہوائی جہازوں نے برلن پر بائیسواں حملہ کیا۔ توپوں کی گولہ باری کے باوجود انگریزی ہوابازوں کے تمام بم اپنے نشانہ پر بیٹھے۔ یورپ کے ان علاقوں پر بھی انگریزی جہازوں نے حملہ کیا جو جرمن کے قبضہ میں ہیں۔ کئی صنعتی شہروں ریلوے جنکشنوں اور ہوائی اڈوں پر بم برسائے گئے۔ اس تمام لڑائی میں صرف ایک انگریزی جہاز کام آیا۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ کل برطانوی علاقہ پر دشمن کے جہازوں نے معمولی حملہ کیا۔ کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔

دہلی ۲۵ اکتوبر۔ لڑائی کی وجہ سے ہندوستان کی تجارت بہت بڑھ گئی ہے حکومت برطانیہ نے بھی پہلے سے بہت زیادہ مال منگوایا ہے اور غیر ممالک نے بھی یہاں سے بکثرت مال خرید کیا ہے۔

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر۔ آج گیارہ بجے نئی دہلی میں حضور وائسرائے ہند نے ایسٹرن گروپ کانفرنس کی کارروائی شروع کرتے ہوئے ایک تقریر کی جس میں آپ نے فرمایا کہ اس کانفرنس کا انعقاد ہندوستان کے لئے ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اس سوال پر غور کیا جائے۔ کہ وہ کون کون سی ذمہ داریاں ہیں جن کو اٹھا کر ہم انگلستان کا بوجھ ہلکا کر سکتے ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری کوششوں کا نتیجہ اچھا نکلے تو ہم سب کو مل جل کر پوری محنت سے کام کرنا چاہیئے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے مسٹر چرچل کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا جو کانفرنس کے نام تھا۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ کل رات انگریزی جہازوں نے برلن پر پھر حملہ کیا۔ جو آج صبح چھ بج کر چالیس منٹ تک جاری تھا ان حملوں کی وجہ سے رات بھر جرمن ریڈیو بند رہا۔ اور بجائے برلن کے میونک سے خبریں براڈکاسٹ ہوئیں۔ ان خبروں میں جرمنی نے تسلیم کر لیا ہے کہ انگریزی جہاز برلن پر حملہ کے لئے پہنچے مگر ساتھ ہی حسب معمول یہ کہہ دیا گیا ہے کہ کسی فوجی جگہ پر کوئی بم نہیں گرا۔

ٹوکیو ۲۵ اکتوبر۔ شنگھائی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ فرانسیسی انڈوچائنا کے افسروں نے ایک ہزار فوجی سیام بھیج دیئے ہیں۔ انڈوچائنا کی گورنمنٹ نے اپنے سمندری بیڑے کو بھی پوری طرح تیار کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ ایسٹرن گروپ کانفرنس میں وائسرائے ہند کی تقریر کے بعد آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صدارت میں ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ جس میں سب ممالک کے نمائندوں کو شامل کیا گیا۔ تیسرے پہر دو اور سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ رات برلین اور دوسرے مقامات پر ہوائی جہازوں سے زبردست حملے کئے گئے۔ اور بہت کچھ نقصان پہنچایا گیا۔ ایک ہوائی جہاز واپس نہیں پہنچ سکا۔ معلوم ہوا ہے۔ لنڈن پر کل رات حملہ نہیں ہوا۔ دوسرے مقامات پر بھی حملے کا زور کم تھا۔ البتہ مڈلینڈ پر زیادہ زور تھا۔ جس سے کچھ نقصان بھی ہوا۔ تین راتوں سے لنڈن کے لوگ آرام میں تھے۔ کہ آج صبح پھر جرمن ہوائی جہاز پہنچے۔ جن میں سے دو کو نیچے گرا لیا گیا۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ برطانوی حکام نے اعلان کیا ہے۔ کہ ستمبر میں شمالی افریقہ میں ایک سو چار ہوابازوں کا نقصان ہوا۔ لیکن حکومت برطانیہ نے ۹۷ ہوابازوں کے مرنے کا اعلان کیا تھا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ برطانیہ دشمن کے اصل نقصان سے بھی کم بیان کرتا ہے۔ لیکن دشمن برطانیہ کے نقصانات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے۔

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ ۲۷ ستمبر کو گورنر جنرل نے امداد مقروضین کے ترمیمی قانون کی منظوری دی تھی۔ اس لئے یہ قانون اسی تاریخ سے پنجاب میں نافذ سمجھا جائے گا۔

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ ایک اور سکھ لیڈر ماسٹر اجیت سنگھ نے جو اکالی دل کے جنرل سکرٹری ہیں کانگرس سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

کراچی ۲۵ اکتوبر۔ سندھ اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۲۵ نومبر کو ہوگا۔

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ بادشاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے حکومت ہند نے پچاس ہزار روپیہ دیا ہے۔ اسی طرح حضور نظام حیدرآباد نے ہر سال چھ ہزار روپیہ دینا منظور کیا ہے۔ اس سے قبل ۴۵۲۸۰ روپے اس مد میں اکٹھے ہو چکے ہیں۔

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے خان بہادر مولوی فتح دین صاحب جو آجکل محکمہ زراعت میں ڈائرکٹر ہیں زراعتی کالج لائل پور کے پرنسپل مقرر کئے گئے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah